Regd No L 5254

241

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ | ۶ احسان ۱۳۳۳ ہش - ۶ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۹

ترکی - یونان اور یوگوسلاویہ نے ایک مشترکہ مشاورتی کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا

فوجی اتحاد کے قیام کے بعد تینوں ملکوں کا نیا اقدام

ایتھنز ۵ جون - معاہدہ بلقان کے تین ممبر ملکوں یونان - ترکی اور یوگوسلاویہ نے ایک مشترکہ مشاورتی کونسل بنانے کا فیصلہ کیا ہے - آج ایتھنز سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے - جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ فیصلہ ان بڑے بڑے اقدامات میں سے ہے - جو بین الاقوامی مسئلوں اور یورپ کے ان خاص حالات کے پیش نظر کئے گئے ہیں - جن کا ان ملکوں پر رد عمل ہو سکتا ہے - اس سے پہلے یہ خبر آ چکی ہے - کہ ان تین ملکوں نے آپس میں فوجی اتحاد کا بھی اعلان کر دیا ہے -

جنیوا میں نو طاقتوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا

جنیوا ۵ جون - کل جنیوا میں فوجی کمیٹی کی کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا - کمیونسٹ ملکوں نے ہند چینی کے بارہ میں فرانسیسی وزیر اعظم کی تجویز کو جو انہوں نے دو ماہ قبل بھی پیش کی تھی - مسترد کر دیا - اس تجویز میں کہا گیا ہے - کہ لاؤس اور کمبوڈیا سے ویٹ منہ کی تمام فوجیں نکال لی جائیں - اور ویٹ نام کی فوجوں کی از سر نو گروپ بندی کی جائے - ادھر آج لندن میں برطانوی کابینہ نے جنیوا کانفرنس کے متعلق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی رپورٹ سنی -

تین فرانسیسی سپاہیوں کی واپسی

ہنوئی ۵ جون - فرانسیسی فوج کے جو تین سپاہی ڈین بن فو میں گرفتار ہونے سے بچ گئے تھے - کل شمالی لاؤس میں ایک فرانسیسی چوکی میں پہنچ گئے -

لاہور ۵ جون - آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۲ء۶ اور کم سے کم ۶ء۷۲ رہا - کل موسم صاف رہے گا -

سعودی عرب میں مواصلات کی نئی سکیم پر کام شروع ہو گیا

ریاض ۵ جون - سعودی عرب نے مواصلات کی ایک سکیم پر کام شروع کر دیا ہے - اس سکیم کے تحت دوسرے ملکوں سے وائرلیس کا اور اندرون ملک میں ٹیلیفون کا سلسلہ قائم قائم کیا جائے گا - بڑے بڑے شہروں میں ٹیلیفون ایکسچینج بھی قائم کئے جائیں گے

مارشل لاء کے حالات پیدا کرنے والوں کو سزا سے نہیں بچنا چاہیئے

لاہور ۵ جون - حکومت پنجاب کے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی وضاحت کی گئی ہے - جس میں کہا گیا ہے - کہ نماز عید کے بعد وزیر اعلیٰ کے کوٹ پر پن سے ایک کاغذ کا ٹکڑا لگا دیا گیا تھا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا - کہ مارشل لاء کے قیدیوں کو رہا کر دیا جائے - واقعہ یہ ہے کہ جب وزیر اعلیٰ نماز عید ادا کرنے کے بعد شاہی مسجد سے باہر آ کر اپنی کار میں داخل ہونے کو تھے - تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر ان کی اچکن پر ایک "لیبل" چسپاں کر دیا - جو انہوں نے کار میں بیٹھتے ہی اتار دیا - اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کی پالیسی کی وضاحت پہلے ہی کی جا چکی ہے - ان کی یہ پختہ رائے ہے - کہ اگر کچھ لوگ ایسے ہیں - جو وہ حالات پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں - جن کی بنا پر مارشل لاء لگایا گیا - اور جو مارشل لاء نافذ ہونے سے پہلے مجرمانہ کارروائیوں کے مرتکب ہوئے - تو انہیں محض اس بنا پر کہ جانبدار لوگ عوام میں اور اخبارات میں ایجی ٹیشن پیدا کر رہے ہیں - سزا سے نہیں بچنا چاہیئے - اس کے ساتھ ساتھ انہیں اس کا بھی شدید احساس ہے - کہ اگر کچھ بے گناہ لوگوں کو سزا دے دی گئی ہے - تو انہیں ضرور چھوڑ دینا چاہیئے - مجرموں کو چھوڑنا اتنا ہی برا ہے - جتنا بے گناہوں کو سزا دینا ہے - ہر گز حکومت نے فیڈرل کورٹ کا ایک جج مارشل لاء کی تمام عدالتوں کی سزاؤں پر نظر ثانی کرنے کے لئے پہلے ہی مقرر کر دیا ہے - وزیر اعلیٰ کو پورا اعتماد ہے - کہ تمام متعلقین سے بالکل انصاف کیا جائے گا - اس قسم کے معاملات میں عام لوگوں کے ایجی ٹیشن سے کوئی فرق نہیں پڑتا -

گورنر آسام نے میجر جنرل سکندر مرزا کے تار کا جواب بھیج دیا

دونوں صوبوں پر اثر انداز ہونے والے معاملوں کے بارہ میں پورے تعاون کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۵ جون - مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا کو گورنر آسام کا ایک تار موصول ہوا ہے - جس میں دونوں صوبوں پر اثر انداز ہونے والے معاملوں کے بارہ میں انہیں پورے تعاون کا یقین دلایا گیا ہے - گورنر آسام نے یہ تار میجر جنرل سکندر مرزا کے اس تار کے جواب میں دیا ہے - جس میں انہوں نے ایسے معاملات میں ان کے تعاون کی پیشکش طلب کی تھی - گورنر مشرقی بنگال نے اپنے تار میں مشرقی پاکستان کی اقلیتوں کے متعلق جو یقین دہانی کی تھی - گورنر آسام نے اس کا خیر مقدم کیا ہے - اور کہا ہے - کہ آسام میں بھی مسلمانوں کے جائز مفادات کی حفاظت کی جائیگی - میجر جنرل اسکندر مرزا نے گورنر آسام کے علاوہ گورنر مغربی بنگال کو بھی ایسا ہی تار بھیجا تھا -

پاکستانی باشندوں میں اتحاد و اتفاق کی اپیل

کراچی ۵ جون - مجلس دستور ساز کے ایک رکن مسٹر نور احمد نے زور دیا ہے - کہ پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کے لئے اس کے باشندوں میں مکمل اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے - آپ نے کہا - اگر پاکستان کے باشندوں میں اتحاد و اتفاق قائم نہ رہے - تو اس صورت حال سے پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمن فائدہ اٹھا سکتے ہیں -

شہری ہوابازی کی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستانی نمائندہ کی شرکت

کراچی ۵ جون - پاکستان کی شہری ہوابازی کے ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل ... شہری ہوابازی کی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے - آپ آج بذریعہ ہوائی جہاز کینیڈا جا رہے ہیں - یہ کانفرنس کینیڈا کے شہر مانٹریال میں شروع ہو چکی ہے -

کپاس کی بائیس ہزار پانچ سو گانٹھوں کی برآمد

کراچی ۵ جون - پاکستان نے گزشتہ ماہ کی اکتیس تاریخ تک ختم ہونے والے دو مہینوں میں کپاس کی بائیس ہزار پانچ سو سے زیادہ گانٹھیں برآمد کیں - ان میں سے پانچ ہزار گانٹھیں جاپان اور سات ہزار گانٹھیں فرانس بھیجی گئی ہیں -

ریئر ایڈمرل چودھری لندن پہنچ گئے

لندن ۵ جون - پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل چودھری آج لندن پہنچ گئے - آپ نے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی سے ملاقات کی -

ہند چینی میں ویٹ منہ فوجوں کی پیش قدمی

ہنوئی ۵ جون - آج ہند چینی میں ویٹ منہ فوجوں نے سائیگاؤں سے دو سو پچیس میل شمال مشرق کی طرف ایک فرانسیسی چوکی پر قبضہ کر لیا - وسطی انام میں ویٹ منہ نے جو سرگرمیاں شروع کی ہیں - یہ ان کا ایک حصہ ہے - ادھر ویٹ منہ کی جس فوج نے ہنوئی سے تیس میل مشرق کی طرف ایک فرانسیسی چوکی پر قبضہ کیا تھا - اب اس نے شمال کی طرف اپنی پیش قدمی شروع کر دی ہے -

ایشیا میں امریکی فوجیں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں

واشنگٹن ۵ جون - امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل وان فلیٹ نے کہا ہے - کہ میرا خیال ہے - کہ ایشیائی ملکوں میں کمیونسٹوں کے جارحانہ حملوں کی روک تھام کے لئے امریکی فوجیں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں - انہیں صرف سامانِ جنگ کی ضرورت ہوگی - ان ملکوں کی فوجیں اس قابل ہیں - کہ اگر انہیں کافی مقدار میں اسلحہ بہم پہنچا دیا جائے - تو وہ جارحیت کا مقابلہ اچھی طرح کر سکیں گی -

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شک والے دن کا روزہ

عن صلۃؓ بن زفرٍ قال کنا عند عمارؓ بن یاسر فاتی بشاۃٍ مصلیّۃٍ فقال کلوا فتنحیٰ بعض القوم فقال انی صائم فقال عمّار من صام الیوم الذی شک فیہ عصیٰ ابا القاسم۔ (سنن ترمذی)

ترجمہ:۔ صلہؓ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضرت عمارؓ بن یاسر کے پاس بیٹھے تھے۔ تو بکری کا بھونا ہوا گوشت لایا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ کھاؤ۔ اس پر ایک شخص علیحدہ ہو گیا اور کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے کہا جس نے ایسے دن کا روزہ رکھا جس میں شک ہو تو اس نے ابوالقاسم یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی نافرمانی کی۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جس قدر اخراجات ہم کو جلسہ سالانہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں چندہ کی جو رقم اس غرض کے لئے جمع ہوتی ہے وہ کئی ہزار کی مقدار میں کم ہوتی ہے۔ اور مرکز کی متواتر کوششوں کے باوجود خرچ کے مقابلہ میں آمد کی کمی سال بسال قائم رہتی ہے۔ حالانکہ کوئی وجہ نہیں کہ جو جماعت ہر قسم کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہو وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی فراہمی میں معیار سے گری رہے۔

اندریں حالات میں جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے ادا کرنے اور فراہم کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام لیں۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے عزم صمیم کے ساتھ اس قدر چندہ کی رقم جمع کر دیں۔ جو کم از کم اخراجات سالانہ جلسہ کے لئے مکتفی ہو۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح چندہ عام کی شرح ہر شخص کی آمد ماہوار پر ایک آنہ فی روپیہ مقرر ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ایک مہینے کی آمد پر دس فی صدی مقرر ہے۔ گویا ایک سو روپیہ ماہوار آمد والے دوست کے لئے صرف مبلغ دس روپیہ بطور چندہ جلسہ سالانہ دینا واجب ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں

"امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے"

احباب سلسلہ کے فائدے کی تجویز

بعض دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ کہ جب وہ کسی خاص عمر کو پہونچ جائیں یا کوئی خاص امتحان پاس کر لیں۔ تو آئندہ تعلیم کے لئے ان کو کوئی رقم ماہوار یا یکمشت خرچ کے لئے دی جائے۔ ایسا ہی بعض دوست مکان بنوانے یا شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرتے ہیں جو آئندہ ضرورت کے وقت خرچ کی جا سکے۔ ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے امانت تحریک جدید میں انتظام کیا گیا ہے۔ کہ یکمشت یا باقاعدہ کوئی رقم امانت تحریک جدید میں جمع کرا سکتے ہیں [illegible] چاہیں یکمشت یا بالاقساط وہ پھر سے لے سکیں ان کی ہدایت کے مطابق دفتر امانت تحریک جدید [illegible] امید ہے دوست اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (افسر امانت تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا مذہب

"جو شخص نبوت کا دعوےٰ کرے۔ اور یہ اعتقاد نہ رکھے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہے۔ اور اس نے جو کچھ پایا۔ آپؐ کے فیضان سے پایا۔ اور وہ ایک پھل ہے آپؐ کے باغ کا۔ اور ایک قطرہ ہے آپؐ کی بارش کا۔ اور تھوڑا سا عکس ہے اس کی روشنی کا۔ پس وہ لعنتی ہے۔ اور لعنت ہے خدا کی اس کے اعوان و انصار پر اور اس کی پیروی کرنے والوں پر۔ ہمارے لئے آسمان کے نیچے بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہیں۔ اور نہ سوائے قرآن شریف کے ہماری کوئی کتاب ہے۔ پس جو شخص قرآن کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچتا ہے۔ ..... اور جو شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کا انکار کرے۔ جس پر تنقید ہو چکی اور وہ خلاف قرآن نہیں ہے۔ وہ شیطان کا بھائی ہے۔ اس نے اپنے آپ کے لئے لعنت خرید لی۔ اور اپنے ایمان کو ضائع کر دیا۔"

(تصنیف لطیف مواہب الرحمٰن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ صفحہ ۶۶ تا ۶۹)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں۔

شق نمبر ۱۔ ملازمین کیلئے (ا) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
(ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

" " ۲۔ زمینداروں کیلئے (ا) دس ایکڑ زمین سے کم کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
(ب) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مالک بحساب ۲ر فی ایکڑ
(ج) دس ایکڑ سے کم زمین کا مزارع ۱ر فی ایکڑ
(د) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع ۱ر " "

" ۳۔ تاجروں کیلئے (ا) بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی کمپنیوں اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع
(ب) چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

" " ۴۔ لوہار، بڑھئی وغیرہ نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے، ہر ماہ کے پہلے یا کسی اور مقررکردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

" " ۵۔ وکلاء و ڈاکٹر صاحبان کیلئے (ا) پہلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
(ب) ہر سال مئی کی آمد کا پانچ فیصدی (بیسواں حصہ)

" " ۶۔ ٹھیکہ دار اصحاب کیلئے سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

" " ۷۔ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم برائے مسجد [illegible]

" " ۸۔ خوشی کی تقاریب۔ یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۶ احسان ۱۳۳۳ھش

پنڈت نہرو اور خیر سگالی

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو جی نے بھوپال کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"بھارت پاکستان کے ساتھ اپنے مسائل سلجھانے میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ بھارت اور پاکستان نیک ہمسایوں کی حیثیت سے رہیں۔ مگر بھارت کی خیر سگالی کی کوششیں ابھی پھل نہیں لائیں۔"

جہاں تک دلی خواہش کا تعلق ہے ہمیں پنڈت جی کے الفاظ پر اعتبار کر لینا چاہیئے کیونکہ دلوں کا حال اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے اور یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جہاں تک پنڈت جی کی ذات کا تعلق ہے۔ ان کی دلی خواہش یہی ہو کہ بھارت اور پاکستان نیک ہمسایوں کی حیثیت سے رہیں۔ اور بعض حالات ایسے پیدا ہو گئے ہوں کہ جن کی وجہ سے آپ کی یہ دلی خواہش پوری نہ ہو سکی ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان کے باہم ایسے تعلقات ہیں کہ جب تک دونوں میں باہم تنازعات ختم ہو کر یک جہتی اور توازن نہ پیدا ہو۔ دونوں کے لئے سخت نقصان کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اگر پنڈت جی کی یہ دلی خواہش ہے کہ دونوں ملک نیک ہمسایوں کی طرح رہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہر پاکستانی اور ہر بھارتی کی یہی دلی خواہش ہونی چاہیئے

یہ تو درست ہے مگر شاید بعض پاکستانی اور غیر پاکستانی بھی پنڈت جی کی اس بات سے اتفاق نہ کریں۔ کہ انہوں نے پاکستان کی طرف کبھی خیر سگالی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ مگر ان کی کوششیں پھل نہیں لائیں۔ کشمیر کا معاملہ ہو یا نہری پانی کا مسئلہ یا متروکہ جائداد کا تنازعہ جہاں تک ممالک عالم کے مبصرین کا تعلق ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو۔ جس نے ان مسائل میں بھارت کے موقف کی تعریف کی ہو۔

خیر سگالی ایک بہت شاندار اور پر معنے لفظ ہے مگر افسوس کہ آجکل اس کا مفہوم شاید صرف اتنا رہ گیا ہے کہ لفظوں میں اپنی دوستی اور محبت کا اظہار کر دیا جائے حالانکہ حقیقی معنوں میں خیر سگالی کے کم از کم یہ معنے ہونے چاہئیں۔ کہ ہم فریق ثانی سے عدل و انصاف کے ساتھ سلوک کریں اور اگر خدانخواستہ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا پیدا ہو گیا ہو تو جلد از جلد اس کو عدل و انصاف کے ساتھ طے کر لیں۔ اور اپنی پوزیشن یا طاقت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

قرآن کریم نے کتنا اچھا اصول پیش کیا ہے۔ کہ

"کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہی چیز تقوےٰ کے قریب ہے"۔

اقوام میں باہمی خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کے لئے یہ اصول کتنا اعلےٰ ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنی دشمن اقوام سے انصاف سے پیش نہیں آتے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ قوم ہماری دشمن ہے۔ اس کے ساتھ عدل کرنا ہمارے مفاد کے خلاف ہے۔ اگر اسکو انصاف کے رو سے کوئی طاقت حاصل ہو گی۔ تو وہ اسے ہمارے برخلاف استعمال کرے گی دنیادارانہ نقطہ نظر سے ایسی قوم سے انصاف نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو یہی خود غرضانہ اصول ہے۔ جو دنیا میں اقوام کے تنازعات کی جڑ ہے۔ اگر ہر قوم عدل و انصاف پر قائم ہو جائے۔ اور خواہ کوئی قوم ہماری دشمن ہی کیوں نہ ہو ہم اسکے ساتھ خدا ترسی کو کام میں لاتے ہوئے انصاف سے پیش آئیں۔ تو آج ہی دنیا میں امن امان کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ اور یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔

مشکل یہ ہے کہ ہم سب منہ سے یہی دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم عدل و انصاف پر قائم ہیں۔ اور دوسروں کے ساتھ بھی خواہ وہ ہمارے دشمن ہی کیوں نہ ہوں ہم انصاف سے پیش آتے ہیں۔ ہمارے بلند بانگ دعوے تو یہی ہیں۔ تمام قومیں خاص کر وہ قومیں جن کے پاس مادی قوت آج زیادہ جمع ہو گئی ہے۔ یہی دعوے کر رہی ہیں کہ وہ سب کے ساتھ عدل و انصاف چاہتی ہیں مگر عمل اس کے بالکل خلاف کرتی ہیں۔

یہی ایک عظیم مرض ہے۔ جو آجکل اقوام کو لگا ہوا ہے۔ اور جس کی وجہ سے فرد فرد کے اور قوم قوم کے خلاف نبرد آزما ہو رہی ہے۔

پنڈت نہرو نے جو کچھ بھوپال میں فرمایا ہے ہم اس کو جھٹلانا نہیں چاہتے۔ ہم اس کو صحیح سمجھ لیتے ہیں۔ اور پنڈت جی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسی سپرٹ کے ساتھ جس سپرٹ سے انہوں نے بھوپال میں یہ تقریر فرمائی ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان جو تنازعات اس وقت دونوں کی نیک ہمسایہ کی حیثیت کو ناخوشگوار بنا رہے ہیں۔ ان تنازعات کو اسی نیک سپرٹ کے ساتھ طے کر لیں۔ اور بجائے یہ الزام لگانے کے کہ ان کی خیر سگالی کی کوششیں پھل نہیں لائیں۔ تمام دنیا کے سامنے اپنی خیر سگالی کا اس طرح ثبوت پیش کریں کہ کشمیر میں یو این او کے مقررہ طریق کار کے مطابق استصواب رائے ہونے دیں۔ اور نہری پانی کا اس طرح تصفیہ کریں۔ کہ پاکستان کا زرخیز علاقہ جس پر اس کی خوراک کا دارومدار ہے صحرا میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ بلکہ کوئی ایسا حل نکالیں۔ کہ جس سے اپنے ہمسایہ ملک کو پہلے سے بھی زیادہ پانی ملنے لگے۔

اگر پنڈت جی کوئی واقعی عملی قدم اٹھائیں گے۔ تو ہم ان کے ان الفاظ کو صحیح سمجھیں گے۔ کہ ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان ہمسایہ ملکوں کی حیثیت سے رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے ... جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے"۔

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے۔ اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) "یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے ...... سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام کل پاکستان

انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلسہ سالانہ کے ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہوگا۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔

مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہوگا۔ (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵۰ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو۔ اور صاف اور خوشخط لکھا ہو۔ (۳) تمام مضامین ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہوگا۔

نتیجہ کا اعلان ۱۵ اگست تک الفضل لاہور۔ المصلح کراچی۔ خالد ربوہ اور فرقان احمد نگر میں اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے گا۔ انعامات اول دوم۔ سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

خاکسار محمد اشرف ناصر ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

خدام الاحمدیہ کراچی کی مساعی

رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۵۴ء

خدام الاحمدیہ کراچی خدا تعالےٰ کے فضل سے بیدار مجالس میں سے ہے۔ چونکہ وہ پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں واقع ہے۔ اس لئے اس کی ذمہ داریاں بھی اس نسبت سے دوسروں سے زیادہ ہیں۔

کراچی شہر میلوں کے حلقہ میں پھیلا ہؤا ہے۔ ایسی جگہ پر خدام کا اجتماع کرنا۔ اور پھر انہیں پوری طرح حالات سے باخبر رکھنا یقیناً بہت بڑی محنت اور تندہی چاہتا ہے۔ اور مجلس کراچی خدا تعالےٰ کے فضل سے اس بارہ میں کافی مستعدی دکھا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکو مزید ترقی کی توفیق عطا فرمائے۔

ذیل میں خدام الاحمدیہ کراچی کے بعض کاموں کا مختصر سا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے ماہ مارچ ۱۹۵۴ء کے دوران میں انجام دیئے۔ ان کا کام دوسری مجالس کے سامنے اس لئے رکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ بھی اس نمونہ کو دیکھ کر اپنے اپنے ماحول اور مقامی حالات کے مطابق پروگرام بنائیں اور خدمت کریں۔

(۱) شعبہ تحریک جدید۔ ماہ فروری میں ہفتہ تحریک جدید منایا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ ماہ زیر رپورٹ میں سامنے آیا۔ وفود بنا کر احباب جماعت سے تحریک جدید کے وعدے حاصل کئے۔ اس طرح ۲۲-۲۳ ہزار کے مزید وعدہ جات حاصل ہوئے۔ اس مہینہ میں ان وعدوں کی وصولی کے لئے بھی وفود بنائے گئے۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ ۵ اپریل تک سب وعدہ کنندگان سے رقم جمع ہو جائے۔ اسکے لئے ایک سب کمیٹی بنا کر اس کے سپرد کام کیا گیا۔ سب کمیٹی نے اپنا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ ان وعدہ جات کی وصولی چونکہ اپریل میں ہوتی ہے۔ اس لئے سردست کوئی معین رپورٹ پیش نہیں کی جا سکتی۔ تاہم امید ہے کہ پروگرام پوری طرح کامیاب رہے گا۔

(۲) شعبہ خدمت خلق۔ اس شعبہ کے کام میں بھی مختلف طریقوں سے مخلوق خدا کی خدمت کی گئی۔ مثلاً ضرورتمندوں کے لئے جائے رہائش کا انتظام کرنا مستحقین کی حاجات پوری کرنے کی کوشش کرنا۔ غیر از جماعت دوستوں کی حسب ضرورت اور حسب حالات مدد کرنا وغیرہ

(۳) شعبہ تجنید۔ مقامی اراکین کی فہرست دوبارہ تیار ہو رہی ہے۔ تا اپنی موجودہ تعداد کا صحیح اندازہ رہے۔

شعبۂ تعلیم۔ خدام میں کتب سلسلہ خریدنے کی تحریک جاری ہے۔ اسی طرح انہیں یہ ترغیب بھی دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ کتب سلسلہ کے مکمل سیٹ اپنے پاس رکھیں۔ اور ان کا مطالعہ کریں۔ گذشتہ ماہ مجلس نے نماز با ترجمہ کا امتحان لیا جس میں ۱۴۰ میں سے ۱۳۹ خدام کامیاب ہوئے۔ چونکہ مقامی حالات کے ماتحت تمام خدام ایک ہی وقت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس کی دوسری قسط کا امتحان بھی ہؤا۔ جس میں ۴۰ خدام شامل ہوئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں لائبریری خدام الاحمدیہ کراچی کے لئے تقریباً ۵۰ کتب حاصل کی گئیں۔ اسی طرح ۱۰ کتب نئی بقیمت ۲۰۰ روپے بازار سے خرید کر لائبریری میں شامل کی گئیں۔

شعبہ تربیت و اصلاح۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام حلقوں میں نماز باجماعت کے مراکز قائم ہیں۔ جن میں نہائت پابندی سے نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ اور کتب سلسلہ کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ بعض حلقوں کے کچھ خدام جو مسجد میں نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے تھے۔ ان کو وفود کے ذریعہ تلقین کی جاتی رہی ہے۔ یہ طریق اصلاح نہائت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ نمازوں کی حاضری کا حلقہ میں ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعاؤں کا انتظام کیا گیا۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو تہجد ادا کی جاتی رہی۔ اجتماعی نفلی روزہ رکھا گیا اور دعائیں کی گئیں۔

شعائر اسلامی کی پابندی کرنے اور لغویات سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ ہر حلقہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں خدام کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور حالات کے مطابق قربانی کرنے کی تحریک کی گئی۔

شعبہ ارشاد و اصلاح۔ اخبار الفضل اور المصلح اور سلسلہ کا کتابی لٹریچر مثلاً دعوۃ الامیر وغیرہ سے بہت سے غیر از جماعت احباب نے استفادہ حاصل کیا۔ الفضل کے دوبارہ اجراء پر مقامی مجلس نے فیصلہ کیا کہ المصلح کے روزانہ ہونے کے بارہ میں جو قدم اٹھایا جا چکا ہے۔ اب اس سے پیچھے ہٹنا مناسب نہیں۔ اس لئے المصلح کو روزانہ ہی رکھا جائے چنانچہ المصلح روزانہ جاری ہے۔ مقامی مجلس جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ المصلح کی اشاعت بڑھا کر اسکو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد دیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ المصلح کو باقاعدہ اخبار کی صورت دے دی جائے۔ تا مارکیٹ میں بھی فروخت ہو سکے

شعبہ وقار عمل۔ اس شعبہ کے ماتحت اس عرصہ میں کوئی خاص کام نہیں ہؤا البتہ حلقہ جات کی مساجد۔ احمدیہ ہال اور دفتر خدام الاحمدیہ کی صفائی کی جاتی رہی۔

شعبہ اطفال۔ چونکہ مارچ کا مہینہ زیادہ تر امتحانات کا عرصہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس عرصہ میں اطفال کے پروگرام پر کوئی خاص عمل نہیں ہو سکا۔ سوائے اس کے کہ عام اخلاقی نگرانی کی جاتی رہی

متفرق۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر قاتلانہ حملے کی خبر ملتے ہی کراچی کے تمام احمدیوں کو پہونچائی گئی تمام حلقہ جات میں فوری اجلاس بلائے گئے۔ مجلس کے انتظام سے تمام حلقوں میں تقریباً ۲½ بکرے بطور صدقہ دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ایک کثیر رقم وصول کر کے مقامی جماعت کو پیش کی گئی۔

مقامی جماعت نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں علاج کے لئے دس ہزار روپے کی حقیر رقم پیش کی۔ جسکی وصولی خدام نے بڑی محنت سے کی۔ مبلغین کی آمد و روانگی پر ان کے استقبال اور مشایعت کا انتظام کیا جاتا رہا۔ مقامی جماعت کے چندوں مثلاً چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں مجلس خدام نے خاص طور پر مدد دی۔ ہر جمعہ کو نماز کے دوران میں صفوں کی درستی کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح جوتوں اور سائیکل کی چوری کی شکایات کے انسداد کے لئے خدام نے خاص اہتمام کیا۔

نائب معتمد
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

استبقوا الخیرات

احباب کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ تحریک جدید کے سال رواں کے چندوں کا اعلان چونکہ نومبر ۱۹۵۳ء کے آخر میں ہؤا تھا۔ آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اسی عرصہ میں حساب کی رو سے وعدوں کی رقم کا نصف تو ضروری وصول ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ وصولی اس سے بہت کم ہوئی ہے۔ اسکی فوری تلافی از بس ضروری ہے۔ ورنہ کام میں رکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

۲۔ وطن سے کالے کوسوں دور مبلغین اسلام کے کم از کم اخراجات کا بر وقت بھیجنا ایسی ذمہ داری ہے۔ جس کا ادا کرنا مرکز اور احباب دونوں کا فرض ہے۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے وکالت مال آپ کا عملی تعاون چاہتی ہے۔

۳۔ زمیندار احباب سے جو اس وقت فصل کی برداشت میں مصروف ہیں گذارش ہے کہ وہ حکم ربانی و اٰتوا حقہ یوم حصادہٖ کی تعمیل میں اپنے چندے خرمن سمیٹنے سے پہلے سو فی صدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث ہوں۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انفاق فی سبیل اللہ میں معمول سے بہت زیادہ [illegible] حضورؐ کی اقتداء میں ہر مخلص و صاحب دل کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی [illegible] اپنی انتہائی قربانی پیش کرے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے۔ آپ کی قربانیاں قبول ہوں۔ اور ان کے نتیجہ میں حقیقی عید نصیب ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

عاجز کا لڑکا محمد لطیف بعمر آٹھ ماہ مورخہ ۲۷/۵/۵۴ کو دل کے تیز نبض سے وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی والدہ بھی بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت اور صبر جمیل عطا کرے۔

مرزا اللہ دتا شہ دین اکونٹ لکھوال۔ ضلع گجرات

سیرت رسولؐ

دو اہم تاریخی غار

(۱) غار حرا (۲) غار ثور

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت (لبنان)

(۱) غار حرا

مکہ سے تین میل کی مسافت پر غار حرا میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نامی ایک یتیم نوجوان اپنی قوم کی ناگفتہ بہ حالت سے تنگ آکر خالق کائنات سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کے حضور مناجات کرتے وقت اس نوجوان پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اس نوجوان کی جوانی۔ حرارت ایمان۔ ابتہال۔ خشوع اور خضوع میں تبدیل ہو چکی تھی۔

(ا) آمنہ بنت وھب کا بیٹا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عوام کی نگاہ سے غار حرا میں کیوں پوشیدہ ہوا؟

(ب) غار حرا میں آپؐ کی عبادت و مناجات کا عملی نتیجہ کیا ظاہر ہوا؟

دراصل یہ وہ دو اہم اساسی سوال ہیں۔ جن کا تعلق آغاز اسلام۔ نزول قرآن۔ سیرتِ رسولؐ اور محامد نبوی سے ہے۔

(۱) نزول قرآن سے قبل کا زمانہ مورخین کے نزدیک زمانۂ جاہلیت کہلاتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل مخالف اصطلاح عصر الاسلام یعنی زمانۂ اسلام ہے۔ ان دو تاریخی اصطلاحات کی معنوی تحلیل ہمارے سامنے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں۔ نہیں نہیں بلکہ لاکھوں اوراق پارینہ پیش کرتی ہے۔ اسلام سے قبل ہر عرب قبیلہ آزاد تھا۔ اور وہ اعلانِ جنگ کرنے کا کلی اختیار رکھتا۔ اور یہ باہمی جنگ بعض دفعہ اتنا طول پکڑتی۔ کہ اس میں دوسرے قبائل کو بھی شریک ہونا پڑتا۔ اور یہ جنگ معمولی معمولی واقعات پر چھڑ جاتی۔ آج کا مورخ اس قسم کے واقعات کو طفلانہ حرکات سے زیادہ تعبیر نہیں کر سکتا۔ ان میں سے بعض باہمی جنگیں عربی ادب میں ضرب الامثال کی پوزیشن اختیار کر چکی ہیں۔

عربی زبان میں تلوار۔ تیر۔ نیزہ۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ شراب کے مختلف اسماء وارد ہوئے ہیں۔ بلکہ آج نئی روشنی کے بعض ادباء اس قسم کی تجاویز کر رہے ہیں۔ گو یہ کثرت مترادفات زبان میں خلل اور ملال کا باعث ہیں۔ مگر اس کے مقابل میں بعض ادباء اس لسانی ذخیرہ کا بقاء ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مندرجہ بالا اصطلاحات کے لئے جو کثرت سے اوصاف اور مترادفات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ دراصل عربوں کے قومی کیریکٹر اور ماحول کا نقشہ وضاحت سے پیش کرتے ہیں۔ عربوں میں نزول قرآن سے قبل نثر کا رواج نادر تھا۔ اور جو نثر نہ ہونے کے برابر موجود بھی تھی۔ اس کے متعلق مورخین لغت کا اتفاق ہے۔ کہ "فیھا رکاکۃ" یعنی جملوں کی بندش اور تراکیب انتہائی کمزور تھیں۔ اس لئے شعراء عرب اپنی تلواروں کو میان سے نکالتے ہوئے اونچی جگہ پر گھوڑے پر سوار ہوتے اور شراب نوشی کر کے شاعری میں اعلان جنگ کرتے۔ اور یہ اعلانِ جنگ ہزارہا نفوس کی تباہی و بربادی کا باعث ہوتا۔ مکہ جو عربوں کا قومی اور اجتماعی مرکز تھا جس میں کعبہ بھی موجود تھا۔ اس کا یہ حال تھا۔ کہ اس میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ اور بتوں کی یہ کثرت عربوں کے عدم اتحاد پر دال ہے۔ ہر قبیلہ کا بت الگ ہے۔ اور ہر خواہش کی تکمیل کے لئے بتوں کے الگ الگ اوصاف اور خصائص ہیں۔ عورت کی پوزیشن صفر تھی۔ اور سوسائٹی میں اسے احترام کی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا۔ الغرض عادات۔ رسوم۔ اور تہذیب و تمدن میں یہ گری ہوئی قوم تھی۔ اس لئے علم تاریخ میں اس زمانہ کو زمانۂ جاہلیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس حالت کا نقشہ اپنے خاص بلاغت و فصاحت سے پُر اسلوب میں یوں کھینچا ہے۔

کنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا۔

یہ مختصر آیت بالا دو زمانوں کو یکجا بیان کرتی ہوئی عربوں کا نقشہ ۔۔۔ اخلاق و عادات کھینچتی ہے۔ زمانۂ جاہلیت کو تباہی و بربادی سے تعبیر کیا ہے۔ اور زمانۂ اسلام کو "انقاذ" یعنی نجات سے۔

سر ولیم میور اپنی مشہور تصنیف دیباچہ "لائف آف محمدؐ" میں تحریر کرتا ہے:۔

"بت پرستی اور بنی اسماعیل کے توہمانہ اعتقادات کا دریا ہر سمت سے جوش مارتا ہوا کعبہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا۔"

اس قسم کے تاریک ماحول میں مکہ میں ایک ایسا حساس دل تھا۔ جو نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہوا اپنے آپ کو غار حرا میں عبادت و مناجات کرنے کے لئے مجبور پاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ خدا تعالیٰ کے بالمقابل کئی معبود سرزمین مکہ میں بنائے گئے۔ مگر روز ازل سے یہ مقدر تھا۔ کہ اس جگہ سے خدا تعالیٰ کے مقرب ترین بندہ پر کلام الٰہی کا نزول ہو۔ ہاں! وہ کلام الٰہی جس کا نام قرآن کریم ہے۔

چنانچہ وہ وقت مقررہ آگیا۔ جبکہ جبرائیلؑ نے مخاطب ہوتے ہوئے اس غار میں اس حساس قلب کو کہا۔ "اقراء" یعنی اب تو عوام کو پیغام پہنچا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "ما انا بقاری" فرمایا۔ یعنی میری طاقت سے یہ امر بالا ہے۔ میں اسے نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوبارہ آپؐ کو زور سے سینہ کے ساتھ لگا کر بھینچا۔ اور پھر کہا۔ "اقراء" مگر آپؐ نے "ما انا بقاری" کے فقرہ کے ساتھ ہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ فرشتہ نے بھینچنے کے بعد کہا:۔

اقراء باسم ربک الذی خلق ہ خلق الانسان من علق ۔ اقراء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ہ

ان آیات مبارکہ سے قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوتا ہے۔ آیات بالا دراصل آمدہ انقلاب کی خبر دے رہی تھیں۔ یعنی اب شرک ھباءً منثورا ہو جائے گا۔ مخلوق اپنے خالق کی عبادت کرے گی۔ علوم کی انتہائی ترقی ہوگی۔ ان علوم کی اشاعت میں قلم انسانی اپنا جوہر دکھائے گا۔ دنیا میں اختراعات اکتشافات اور ایجادات کی اس قدر کثرت ہوگی۔ کہ عقل ورطۂ حیرت میں پڑ جائیگی۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم توحید کے علمبردار ہوں گے۔ آپؐ کے راستہ میں مشکلات پیدا کرنے والے ناکام ہونگے۔ اور بانیٔ اسلام کو عظیم الشان کامیابی ہوگی۔ اگر ان فصیح و بلیغ آیات کا تفصیلی تجزیہ کیا جائے۔ تو یہ عظیم الشان مطالب و معانی پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس تفصیل کا اساسی محور صرف یہ ہے۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

اللہ! اللہ یہ کیسا عظیم الشان اور ایمان افزا منظر ہے۔ کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عظیم الشان اور مقدس کتاب کا نزول غار حرا میں ہوتا ہے۔ لفظ اقراء میں عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ کہ یہ قرآن کریم دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیل کر رہے گا۔ اور اس کی حفاظت ہوگی۔ الغرض غار حرا میں آغاز اسلام اور نزول قرآن ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے مشرق و مغرب میں سے صرف ایک دل کو منتخب کیا۔ ہاں! ہاں وہ دل جو حب الٰہی میں فنا ہو چکا تھا۔ اور یہی انتخاب محامد نبویؐ کو لئے ہوئے ہے۔

(۲) غارِ ثور

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ "اقراء" یعنی یہ پیغام ربانی عوام تک پہنچاؤ۔ انبیاء خدا تعالیٰ کے احکام کے وفادار ہوتے ہیں۔ وہ دھمکیوں گالی گلوچ۔ تکالیف اور ذلت و رسوائی سے نہیں ڈرا کرتے۔ وہ ایک مقصد کے لئے آتے ہیں۔ اور اس کی مضبوط بنیاد رکھ کر چلے جاتے ہیں۔ اور اس مضبوط بنیاد پر عمارت بنتی چلی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تبلیغ اسلام میں جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ ان کا بیان یقیناً تحصیل حاصل ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جسمانی تکالیف سے ذلیل و رسوا کیا جاتا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی مشکیں باندھ کر ان کو پیٹا گیا۔ تاکہ وہ حرکت نہ کر سکیں۔ حضرت زبیرؓ کے ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت ابو ذر الغفاری کو اس قدر پیٹا گیا۔ کہ وہ مرنے کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت بلالؓ کے جسم پر گرم پتھر رکھ کر ایذا دی جاتی۔ پیاس کی شدت میں وہ اپنی زبان مبارک کو باہر نکالتے ہوئے کہتے۔ عطشان۔ عطشان۔ یعنی میں پیاسا ہوں۔ اور سخت پیاسا ہوں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ صحابہ کرامؓ کو صبر کی تلقین فرماتے۔ باوجود مخالفت شدید کے بعض سعید طبائع پر اسلامی تعالیم کا اچھا اثر ہوتا۔ اور وہ بیعت کرنے پر مجبور ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبائل مختلفہ کا دورہ کر کے پیغام الٰہی پہنچاتے۔ چنانچہ اوس اور خزرج دو مخالف قبائل کے بعض ذوی النفوذ اشخاص اسلام میں داخل ہو گئے۔

اب کئی خاندانوں میں اسلام کا چرچا ہو چکا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گونج سنائی جا رہی تھی۔ مکہ میں ایک شور تھا۔ قریش کو اپنے نفوذ اور دبدبہ کے کمزور ہونے کا خدشہ لاحق ہو گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کرنے کے لئے دار الندوہ میں مختلف قبائل کے نمائندے جمع ہوتے ہیں۔ باہمی مشورہ سے یہ طے پایا۔ کہ محمد کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لاسلکی پیغام خدا تعالےٰ کی طرف سے پہنچتا ہے۔ کہ یہ رات مکہ میں نہ گذاریں۔ بانیٔ اسلام اپنے محبوب شہر سے تر آنسوؤں کے ساتھ ابو بکرؓ کو ساتھ لیتے ہوئے ہجرت کر جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکان کا محاصرہ کرنے کے باوجود خدا کا رسولؐ کامیابی سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی سابقہ تجویز کی بناء پر غارِ ثور پر پہنچ جاتے ہیں۔ قریش اور ان کے ہمنواؤں نے آنحضرتؐ کا تعاقب کیا۔ غار ثور کے منہ پر بھی پہنچ گئے۔ مگر اتفاقاً خدا تعالیٰ کی قدرت سے غار کے منہ پر جو درخت تھا۔ اس پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ جیسا کہ مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مکڑی بڑی جلدی جالا تن دیتی ہے۔ غار کے منہ پر ان تعاقب کرنے والوں کی باہمی گفتگو کو

(باقی صفحہ ۸ پر)

لائل پور میں احمدیوں کی ایک دکان لوٹی گئی اور ان کی ایک مسجد پر سنگباری کی گئی

سیالکوٹ میں احمدیوں کی ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی

ایک نوعیت کی لاقانونیت دوسری قسم کی لاقانونیت کو وجود میں لاتی ہے۔ (قربان علی خان)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (گذشتہ سے پیوستہ)

گشتی مشنری!

سید مظفر علی شمسی کے علاوہ مجلس احرار کے سرکردہ ارکان شیخ حسام الدین۔ صاحبزادہ فیض الحسن ماسٹر تاج الدین انصاری اور مسٹر محمد علی جالندھری نے اپنے آپ کو عملاً یوں اس تحریک کے گشتی مشنری بنا لیا۔ جیسے احمدیوں سے اختلافات ہی ان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ ان جلسوں میں احمدیت کے خلاف ہر ممکن دلیل پیش کی گئی۔ اور احمدیوں اور ان کے رہنماؤں پر گالیوں کی بوچھاڑ ہوئی اس زبانی مہم کو غیر مختتم پوسٹروں۔ دیواری اشتہاروں پمفلٹوں۔ اخباروں مقالوں اور جلسوں سے تقویت پہنچائی گئی۔ ۲۴ مئی ۱۹۵۲ء کو مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے حکومت کی توجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے ان نقلی جنازوں کی طرف مبذول کرائی۔ جو صوبہ بھر میں متعدد مقامات پر نکالے جا رہے تھے۔ مسٹر انور علی نے تجویز پیش کی۔ کہ اس سلسلے میں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت کارروائی کی جائے۔ لیکن ہوم سیکرٹری نے لکھا۔ کہ سیفٹی ایکٹ کا استعمال ایسے معاملات میں نہیں ہوگا۔ اس لئے انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ وزیر اعلیٰ احرار رہنماؤں سے بات چیت کریں۔ اور انہیں اس یقین دہانی پر قائم رہنے کو کہیں۔ جو حال ہی میں وہ کر چکے تھے۔ یہ تجویز چیف سیکرٹری کی وساطت سے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی جنہوں نے ۳۰ جولائی کو اس پر دستخط ثبت کر دیئے۔

جلوس

ایم۔ بی ہائی سکول وزیر آباد کے طلبہ جلوس میں ایک چارپائی اٹھائے ہوئے نکلے جس پر ایک کتا بندھا ہوا تھا۔ یہ کتا چوہدری ظفر اللہ خان کی حیثیت سے لایا گیا تھا۔

وزیر اعلیٰ کے علم میں ایک اور جلوس بھی آیا۔ جس نے ۲ جون ۱۹۵۲ء کو نماز جمعہ کے بعد قصور کے محلوں کا چکر لگایا۔ اس جلوس کی رپورٹ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور نے ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء کو بھیجی۔ اس جلوس میں چوہدری ظفر اللہ خان کو "ظفر اللہ کنجر" "ظفر اللہ کتا" "ظفر اللہ سور" کی قسم کے نعروں میں بری طرح گالیاں دی گئیں مسجد میں جلوس والے ایک گدھی بھی کہیں سے لے آئے۔ اور اس پر "بیگم ظفر اللہ" کے الفاظ لکھ دیئے۔ ایک آدمی اونچا کالا ہیٹ لگائے اور گلے میں جوتوں کا ہار ڈالے گدھی پر سوار ہو کر جلوس میں شامل ہوا۔ اس شخص کے جسم پر مرزا غلام احمد کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی تو مسٹر قربان علی خان نے لکھا۔ کہ یہ اس شورش کا قدرتی نتیجہ ہے۔ جو قانون کی خلاف ورزی میں یہاں چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک نوعیت کی لاقانونیت دوسری قسم کی لاقانونیت کو وجود میں لاتی ہے۔ اور اگر اسے روکنے کا کوئی طریقہ دریافت نہیں ہوتا۔ تو یہ سلسلہ انقلاب پر منتج ہوگا۔ یہ تاریخ کا ایسا سبق ہے جس میں تاخیر تو ہو سکتی ہے۔ لیکن جس کی تکذیب ممکن نہیں۔ وزیر اعلیٰ کی نظر سے یہ کیس گذرا۔ لیکن انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

دوسرے واقعات

لاقانونیت کے متعدد اور واقعات کی اطلاع بھی ابھی دوران میں ملی۔ یہ واقعات جو سب سرکاری دستاویزات میں مرقوم ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو لائل پور میں احمدیوں کی ایک دوکان لوٹی گئی۔ اور احمدیوں کی ایک مسجد پر سنگ باری کی گئی

(۲) ۵ اگست ۱۹۵۲ء کو مصری شاہ لاہور میں ایک احمدی پر حملہ کیا گیا۔

(۳) چک نمبر ۹۴ ضلع جھنگ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا تصادم ہو گیا

(۴) ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء کو مسماۃ طالع بی بی کے احمدی ہونے کے باعث جھگڑا ہو گیا۔ جس کے دوران میں اس پر حملہ کیا گیا۔

(۵) ۸ ستمبر ۱۹۵۲ء کو منڈی چڑانوالہ میں ایک احمدی ڈاکٹر محمد حسین خان پر ایک ایسے شخص نے حملہ کیا۔ جسے موصوف نے احمدیت کے خلاف ایک پمفلٹ سے قابل اعتراض شعر پڑھنے پر ٹوکا تھا۔

(۶) ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں خواجہ ناظم الدین کی آمد پر ہڑتال کی گئی۔ اور جن لوگوں نے ہڑتال پر اعتراض کیا۔ ان کا منہ کالا کیا گیا۔ اس کے علاوہ دیال سنگھ کالج کا محاصرہ کر کے خشت باری کی گئی۔ اور تعلیم الاسلام کالج پر سنگ باری کر کے اس کا پھاٹک توڑ ڈالا گیا۔

(۷) ۲۷ جولائی کو مسلم لیگ کے دفتر کے اندر بلوہ ہوا۔ جس میں پولیس کے چھ سپاہی زخمی ہو گئے۔ اور کاروں کو نقصان پہنچا۔

(۸) محلہ دھنی یعقوب سیالکوٹ میں احمدیوں کی ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

اخبارات

اس عرصہ میں اخبارات میں مسلسل پروپیگنڈا ہوتا رہا۔ "زمیندار" جو ان چار اخبارات میں سے ایک تھا۔ جن کی سرپرستی حکومت کر رہی تھی اور جنہیں حکومت سے بعض سودوں میں کافی مدد ملی تھی احمدیوں کے خلاف اور مطالبات کی حمایت میں مسلسل لکھتا رہا۔ اور "آزاد" نے بھی جو احرار کا اخبار ہے۔ یہی کچھ کیا۔ درحقیقت اس اخبار کے کالموں میں سب سے بڑا موضوع احمدیوں سے اختلافات ہی نظر آتے تھے۔

"آزاد" مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء میں ایک مقالہ شائع ہوا۔ اس کا جائزہ لے کر مدیر پر مقدمہ چلانا سود مند سمجھا گیا۔ مگر ہوم سیکرٹری چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ ایک مرتبہ اور تنبیہ کر کے اس کا نتیجہ دیکھا جائے۔

۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کو اس اخبار کا "مطالبہ نمبر" شائع ہوا۔ یہ سارے کا سارا احمدیوں کی مذمت پر مشتمل تھا۔ اس کے مندرجات میں "ملتان پوچھتا ہے" کے عنوان سے ایک اہم نظم شامل تھی۔ اس میں کیمپ کی فائرنگ میں ہلاک ہونے والوں کی تعریف و ستائش کی گئی تھی۔ اس نظم کا جائزہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۵۲ء کو اور مشیر قانون نے ۱۸ ستمبر ۱۹۵۲ء کو لیا اگرچہ دونوں اس پر متفق تھے کہ یہ قابل گرفت ہے تاہم اس بارے میں کچھ نہیں کیا گیا۔

اس اخبار نے اپنے پہلے صفحہ پر ایک کارٹون بھی شائع کیا۔ جس کا جائزہ لینے والے افسر نے حسب ذیل مطلب اخذ کیا۔

"اس اخبار نے پہلے صفحہ پر کئی رنگوں میں ایک کارٹون شائع کیا ہے جس میں جان بل (انگریزی) کو ایک ایسے سپیرے کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ جو احمدیوں کی ٹوکری سے سانپ نکال رہا ہے۔ اس ٹوکری سے بہت بڑا سانپ نکلتا ہے جسے قادیان پر چھا جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے (قادیان، ایک اونچے منارے کی صورت میں دکھایا گیا ہے) یہاں سے وہ ایک میں داخل ہو کر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شکل میں ربوہ میں سر نکالتا ہے۔ یہ سانپ پھنکاروں کے ساتھ اپنے منہ سے تین اور بڑے بڑے سانپ نکالتا ہے۔ ان میں سے ایک سانپ کو راولپنڈی میں قائد ملت مرحوم کو ڈستے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ دوسرا ایک ہوائی جہاز کو اندر ہی اندر تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ یہ تلمیح جنگ شاہی کے ہوائی حادثے کی طرف ہے۔ تیسرا سانپ چوہدری ظفر اللہ خان کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ جو وزیر اعظم پاکستان کو ڈسنے کی دھمکی دے رہا ہے"

مرکز کی ہدایت

مرکزی حکومت نے اپنے مراسلہ نمبر ۱۵/۱۵۱ ۵۲/۴۳/۲۸ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں صوبائی حکومت کی توجہ اس کارٹون کی طرف دلائی۔ مراسلہ میں کہا گیا کہ خیال ہے۔ صوبائی حکومت کے علم میں یہ کارٹون آ چکا ہے۔ اور وہ اس کے خلاف مناسب کارروائی کر کے مرکزی حکومت کو اس سے مطلع کرے گی۔ اس کے جواب میں ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے اپنے مراسلہ نمبر ۹۸۵ 52-PS-547 مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں صرف یہ اطلاع دی۔ کہ صوبائی حکومت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ اس اخبار کے طابع و ناشر کو بلا کر انہیں تنبیہ کر دیں اور کہیں کہ اگر وہ اس قسم کا مواد شائع کرنے سے

احتراز نہیں کریں گے۔ تو حکومت کو ان کا اخبار بند کرنا پڑے گا۔

۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں "آزاد" نے ایک اداریتی مقالہ شائع کیا جس کا عنوان سوالیہ نشان (؟) کی صورت میں چیستان بنا ہوا تھا۔ اس مقالہ میں "آزاد" نے موجودہ امام جماعت احمدیہ کو سخت گالیاں دیں۔ اور حکومت پر یہ الزام عائد کیا کہ وہ کفر و ارتداد کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں اس اخبار نے حسب ذیل الفاظ استعمال کئے:۔

"آخر کب تک ایک زانی و شرابی غنڈے اور بدمعاش، مفتری و کاذب اور دجال کو اس ملک میں ہمارے کانوں میں مسیح موعود اور احمد و محمدؐ کے نام سے پکارے جاتے سنتے رہیں گے؟ اور کب تک امت کی مقدس و مطہر ماؤں کو ایک ننگ انسانیت عورت کے لئے اپنی قبروں میں بے چین ہونا پڑے گا؟ اور کب تک انبیاء، اولیاء کی توہین و تذلیل اور عقائد و شعائر کی رسوائی کا تماشا بے حمیتی جاری رہے گا؟ آخر یہ زندگی بے حیائی و بے غیرتی اور دیوثی کی زندگی نہیں تو اور کیا ہے؟ قوم آج مجسم طور پر ایک سوالیہ نشان بن کر خداوندان حکومت اور نعوذی ذمہ داروں کا منہ تک رہی ہے۔ ہذا ان کا فرض ہے، کہ وہ اس کے جانے پہچانے سوال کا کوئی مفصل و مدلل اور دو ٹوک جواب دیں۔ ورنہ سمجھ لیں۔ کہ یہ خاموشی بے اعتنائی و بے نیازی یہ مداہنت و تغافل، یہ کفر و ارتداد پروری اور غدار نوازی کا سوچا سمجھا ہوا شرمناک رویہ زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکے گا۔"

عجیب موقف

مرکزی حکومت نے اپنے ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء کے مراسلے میں صوبائی حکومت کی توجہ اس مقالے کی جانب دلائی۔ ساتھ ہی ایک شکایت بھی ضروری کارروائی کے لئے بھیجی جو جماعت احمدیہ منٹگمری کی جانب سے مرکز کو ایک قرارداد کی صورت میں موصول ہوئی تھی۔ یہ مقالہ دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات پاکستان اور دفعہ ۲۱ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت قابل گرفت سمجھا گیا تھا۔ لیکن مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے یہ عجیب موقف اختیار کیا۔ کہ مرکزی حکومت نے اس باب میں کوئی رہنمائی نہیں کی۔ اور صوبائی حکومت باہمی میں مرکز کے اس افسوسناک رویہ پر اظہار افسوس کرتی رہی۔

انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ مرکزی حکومت کی بے اعتنائی کے پیش نظر صوبائی حکومت کو کارروائی کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے لکھا۔ کہ میں اخبار کے مدیر ماسٹر تاج الدین انصاری کو بلا کر ان سے اس بارے میں بات چیت کروں گا۔ ہوم سیکرٹری نے اس خیال سے اتفاق کا اظہار کیا۔ اور وزیر اعلیٰ نے اس کیس پر دستخط کر دیئے۔

اس کے بعد ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کو مرکزی وزارت داخلہ نے ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب کے نام اپنے ڈی۔ او مراسلہ نمبر ۵۲/۹/۴۴ ۱۵۴ POL میں صوبائی حکومت کی توجہ اس اخبار کی سرگرمیوں کی طرف مبذول کرائی۔ اس مراسلہ میں ہوم سیکرٹری کے سابق ڈی او مراسلہ نمبر ۵۲/(H-S) ST-۲۷۳ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء اور مرکزی وزارت داخلہ کے مراسلہ نمبر (۱) ۱۵۴ POL-۵۲/۴۳/۲۸ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے جواب میں ڈائرکٹر تعلقات عامہ کے مراسلہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا۔ کہ صوبائی حکومت کے بقول اس اخبار کو جو متعدد تنبیہیں کی گئی ہیں۔ ان کے باوجود وہ ایسا مواد شائع کرتا رہا ہے۔ جس سے باشندگان پاکستان کے ایک طبقے کے جذبات یقیناً مجروح ہوئے ہیں۔ اس مواد کی اشاعت کا مقصد لوگوں کے مختلف طبقات میں مناقشت پیدا کرنا تھا۔ مرکز نے اس مراسلہ میں صوبہ کو اپنے اس خیال سے مطلع کیا تھا۔ کہ چونکہ ماضی میں تنبیہیں کارگر ثابت نہیں ہوئیں۔ اس لئے صوبائی حکومت کو متبادل طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ متبادل طرز عمل اس اخبار پر مقدمہ چلانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ صوبائی حکومت سے یہ التماس بھی کیا گیا ہے کہ وہ اس ضمن میں جو کارروائی بھی کرتی ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کو جلد اس سے مطلع کرے۔ اس مراسلہ پر صوبہ نے کوئی کارروائی نہ کی۔ اور مرکزی وزارت داخلہ صوبائی ہوم سیکرٹری کے نام اپنے مراسلہ نمبر ۱۵۴ POL-۵۲/۹/۴۴ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کے ذریعہ سے پھر یاد دہانی کرانی پڑی۔ اس مراسلہ میں مرکزی وزارت داخلہ کو اپنے سابقہ مراسلہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا۔ کہ اس تاریخ کے بعد "آزاد" کے ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء کے شمارے میں "زرد مندان قوم" کے عنوان سے ایک اور قابل اعتراض نظم شائع ہوئی ہے۔ جو پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ اور پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ ہی کی نہیں۔ ملک کے اصل قانون فوجداری کی زد میں بھی آتی ہے۔ اس مراسلہ میں صوبائی حکومت سے پھر درخواست کی گئی

کہ وہ اس مقالہ کی بناء پر جو کارروائی کرتی ہے اس کی تفصیلات سے مرکزی حکومت کو جلد مطلع کرے۔ یہ مراسلہ چیف سیکرٹری اور ڈائرکٹر تعلقات عامہ دونوں نے دیکھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

آفاق

۹ جولائی کے "آفاق" نے "قادیانیوں کے امام کی ایک نہائیت افسوسناک تقریر" کے عنوان سے امیر جماعت احمدیہ کا ایک خطبہ شائع کیا تھا۔ جو اس سے قبل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء کے الفضل میں چھپ چکا تھا۔ اس پر آفاق نے تبصرہ بھی کیا تھا۔ ۲۰ جولائی کے شمارے میں صوبے کے مختلف مقامات سے یوم مطالبات کی خبریں شائع کی گئیں۔ اس اخبار کے ۳۰ جولائی کے شمارے میں ختم نبوت کے متعلق مسلم لیگ کی قرارداد پر ایک اداریہ لکھا گیا۔ اس مطالبہ میں یہ ذکر کیا گیا۔ کہ صوبائی مسلم لیگ نے ایک یہ مطالبہ بھی کیا تھا۔ کہ مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے اور کہ اس مطالبے کے صحیح ہونے کو مسلم لیگ نے قبول کر لیا تھا۔ کیونکہ مسٹر دولتانہ نے اپنی تقریر میں واضح طور پر کہا تھا۔ کہ مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے مرزائی جو ختم نبوت کو نہیں مانتے مسلمان نہیں ہیں۔ مقالہ میں اس اعلان کو بنظر تحسین دیکھا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ اگر کسی ذمہ دار لیڈر نے اس قسم کا واضح اعلان کیا ہوتا۔ تو وہ مسلم لیگ اور اس کے لیڈر کو اس پر خراج پیش کرتے مقالہ میں مزید صراحت کی گئی۔ کہ چونکہ مسلم لیگ نے مطالبات کے حق میں اظہار کیا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کیونکہ ایک آئینی سوال ہونے کی وجہ سے اس کا تعلق صرف پنجاب سے ہی نہیں۔ بلکہ سارے پاکستان سے ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس مسئلے کا فیصلہ آل پاکستان مسلم لیگ اور دستور ساز اسمبلی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مقالہ میں امید ظاہر کی گئی۔ کہ پاکستان مسلم لیگ اور دستور ساز اسمبلی اب قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے

میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گی۔ اور اس میں قرارداد کے اس حصے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا تھا۔ کہ پاکستان کے ہر شہری کی عزت، مال اور دولت کی حفاظت کرنا ان کا مذہبی فرض ہے۔

ایک اور مضمون ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء کے شمارے میں چھپا۔ جس میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی۔ کہ ملک پر اس وقت جو شر انگیز صورت حال طاری ہے۔ وہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تقریروں اور احمدیوں کے جارحانہ طریق کار کا نتیجہ ہے۔

۲ اگست کے شمارے میں الفضل کے قابل اعتراض اقتباسات پیش کئے گئے۔ جس میں احمدیوں کے موجودہ لیڈروں کے بیانات شامل تھے۔ یکم ستمبر کے شمارے میں حضوری باغ میں کی گئی مسٹر دولتانہ کی تقریر چھاپی گئی۔

۲۴ فروری کے شمارے میں اکبر مراد پوری کا ایک مراسلہ چھاپا گیا۔ جس میں کچھ سوالات اور احمدیوں کی تحریروں میں سے ان کے جوابات چھاپے گئے۔ تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے۔ کہ احمدی ایک الگ امت ہیں۔

ولادت

برادرم کیپٹن سید محمود احمد شاہ کو بتاریخ ۲۱ مئی اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا بزرگان جماعت و احباب کرام مولود کی درازیٔ عمر اور دینی دنیاوی ترقیوں کے لئے دعا فرمائیں مولوی سید غلام حسین صاحب ریٹائرڈ وٹرنری آفیسر کا پوتا اور سید ولاور شاہ بخاری مرحوم کا نواسہ ہے۔

(سید رفیق احمد شاہ مقیم راولپنڈی)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۳۰ مئی کو برادرم محترم قمر لیتی عبد الوحید صاحب ربوہ کو پانچواں فرزند عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خمر صالح نور دانتف زندگی۔ ربوہ)

پاکستان ہند چینی کیلئے غیر جانبدار کمیشن میں شرکت کرنے کیلئے تیار ہے

لندن ۵ رجون۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ وہ ہند چینی کی جنگ کو ختم کرانے کے لئے غیر جانبدار کمیشن میں شرکت کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ مندرجہ ذیل شرائط پوری ہو جائیں (۱) کمیشن جنیوا کانفرنس میں شریک ہونے والی بڑی طاقتوں کی منظور کی ہوئی انہی باتوں پر عمل کریگا جن کی وجہ سے ایک منصفانہ سمجھوتہ عمل میں آجائے۔ اسے کسی ایسے ناقابل عمل فارمولے پر عمل کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ آخر کار ناکامی کی صورت میں نکلے (۲) کمیشن کو سمجھوتہ پر عملدرآمد کرانے کا پورا اختیار ہوگا۔ اور وہ اس کام میں ایسے ملکوں کو شریک کر سکے گا۔ جو ایسے اہل ہوں اور ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں (۳) بڑی طاقتیں آپس میں جو سمجھوتہ کریں۔ اس کی دفعات میں یہ تصریح ہونی چاہیئے۔ کہ ان علاقوں کے لوگوں کو جہاں کمیشن کام کرے گا۔ آزادی خیال کا حق دیا جائیگا

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ کہ وہ یہ باتیں حکومت پاکستان کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی انفرادی حیثیت میں کہہ رہے ہیں۔ تاہم اگر یہ شرائط پوری کر دی جائیں۔ اور بڑی طاقتوں کی یہ خواہش ہو کہ ایشیائی ممالک غیر جانبدار کمیشن میں شامل ہو کر ان کی مدد کریں۔ تو مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ حکومت پاکستان اس میں شریک ہونے سے انکار کر دے۔

جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا پاکستان اس کمیشن میں ہندوستان کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہوگا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ مساوی حیثیت میں ہندوستان کے ساتھ تعاون کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم صدارتی سوال حل کرنے میں بڑی دقت پیش آسکتی ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ بڑی طاقتیں بھی غیر جانبدار کمیشن مقرر کرنے پر رضامند ہو جائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۹ رجون ۱۹۵۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ تقریر فرمائیں گے۔

امید ہے کہ انشاء اللہ اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(بقیہ صفحہ ۵)

خدا کا رسولؐ اور حضرت ابوبکرؓ دونوں سن رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کو خدشہ تھا۔ کہ ہم کہیں پکڑے نہ جائیں۔ مگر سرور عالم نے فرمایا:-

"لاتحزن ان اللہ معنا"

خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اسلئے غم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ غار سے نکلنے کے بعد یہ تاریخی قافلہ مدینہ کا راستہ لیتا ہے۔ سراقہ بن مالک قریش کی طرف سے انعام کا اعلان سنکر آنحضرتؐ کا تعاقب کرتا ہے اور اس نے آنحضرتؐ کو دور سے دیکھ لیا۔ مگر سراقہ کا گھوڑا ٹھوکر کھاتا ہوا گر گیا۔ عربوں کے رواج کے مطابق سراقہ نے اپنا ترکش نکال کر فال لی۔ اور یہ فال سراقہ کی خواہش کے خلاف تھی۔ یعنی آنحضرت کا مت تعاقب کرو۔ مگر لالچ اور طمع کی وجہ سے سراقہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ مگر گھوڑے نے دوبارہ ٹھوکر کھائی۔ اور سراقہ گر پڑا۔ دوبارہ فال لی۔ جس میں سراقہ کو تعاقب کرنے سے منع کیا گیا اس پر سراقہ نے آنحضرتؐ سے صلح کی درخواست کی۔ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور ان کا خادم اگر چاہتے۔ تو سراقہ کو قتل کر کے ختم کر دیتے۔ مگر سراقہ کا وجود مجسم مستقبل میں تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہو گیا اور اس کے ذریعہ سے آنحضرت کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور وہ اس کا عینی گواہ۔ آنحضرت نے سراقہ کو کہا کہ اب تم واپس چلے جاؤ۔ مگر ہمارے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا"۔

واپسی کے وقت آنحضرت نے سراقہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

سراقہ! جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا"۔ سراقہ نے دریافت کیا "کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران" آپ نے فرمایا ہاں"

اللہ اللہ! خدا کا نبی غار میں چھپتا ہوا اور رات کی تاریکیوں میں سفر کرتا ہوا مشکلات کو برداشت کرتا ہوا۔ تپتے ہوئے صحراؤں میں یہ پیشگوئی کرتا ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جب ایران فتح ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے سراقہ کو کسریٰ شہنشاہ ایران کے ذاتی کنگن پہنائے۔ بلاشبہ غار حرا اور غار ثور دونوں تاریخی غار ہیں۔

ہم عوام کی بہبود اور خوشحالی کیلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھینگے

مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا کا اعلان

ڈھاکہ ۵ رجون، مشرقی بنگال کے نئے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا نے ایک خصوصی ملاقات میں بتایا "ملک کے دشمنوں کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ وفادار شہریوں کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے امن وامان اور شہری حکومت کی اہلیت میں اعتماد بحال کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں، ہم عوام کی بہبود اور خوشحالی کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے"۔

جنرل مرزا نے یہ خیالات ٹائمز آف انڈیا کے نمائندہ خصوصی سے ایک ملاقات میں ظاہر کئے: انہوں نے کہا "مشرقی بنگال کے عوام کو سیاستدانوں نے ذاتی وجوہ کی بنا پر گمراہ کیا ہے۔ لیڈروں نے ہوس اقتدار میں اس منافرت کو اس حد تک ہوا دی کہ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ کمیونسٹ پس پردہ کام کر رہے ہیں، کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ لیکن عوام ابھی اس سے محفوظ ہیں، عام لوگ کمیونزم نظریات کے متعلق کوئی علم نہیں رکھتے، مزدوروں کے چھوٹے لیڈر کمیونسٹ کہلانے یا ان سے وابستہ ہونا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ عوام کو مزید ضروریات زندگی کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی کپڑے کی درآمد سے صورت حال قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی عام آدمی کو مزید سہولتیں بہم پہنچانے کی ضرورت ہے۔

میجر جنرل مرزا نے کہا:- میرے دل میں اس صوبے کے عوام کی بڑی عزت ہے۔ لیکن جو لوگ ملک کی بہبود کو عزیز نہیں رکھتے۔ ان کو روک دیا جائے گا۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو غریب عوام کی ہمدردی کے روپ میں ملک کی سالمیت اور عوام کی یکجہتی کو عملاً تباہ کر رہے ہیں۔ فسادات کی اصل وجہ وہ غلط فہمیاں ہیں جو مفاد پرست عنصر نے پھیلائی تھیں۔ کمیونسٹوں نے پس پردہ ان کو پھیلایا۔ مشرقی بنگال کے ۹۹ فی صد عوام نے آزادی سے پہلے قیام پاکستان کی حمایت کی تھی۔ آج بھی وہ اپنے ملک سے اسی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور ان کی حب الوطنی کسی دوسرے سے کم نہیں"۔

طعام کرنے کے بعد ایک دلچسپ مباحثہ زیر صدارت محمد اشرف صاحب ناصر ہوا۔ موضوع بحث "شہری زندگی دیہاتی زندگی سے بہتر ہے" تھا۔ منصف کے فرائض سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور محمد بخش صاحب نے ادا کئے۔

قاضی برکت اللہ صاحب۔ عبد السمیع صاحب قریشی اور عبد الغفور صاحب علی الترتیب اول دوم سوم آئے۔ (جنرل سیکرٹری مجلس حسن بیان لاہور)

یو۔ پی میں تارکان وطن کی مدفون املاک پر قبضہ کی مہم

نئی دہلی ۵ جون۔ آج سری نگر میں بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین نے اٹھارہ ریاستوں کے وزرائے بحالیات کی بحالیاتی کانفرنس کا افتتاح کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے مدفون جائداد پر قبضہ کرنے کے لئے جو مہم چلا رکھی ہے موجودہ کانفرنس کو اس کے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا حال ہی میں یو۔ پی بہار، راجستھان اور متعدد دوسری ریاستوں میں مدفون املاک پر قبضہ کرنے کی زبردست مہم شروع کی گئی۔ صرف یو۔ پی میں ایک ماہ میں سولہ لاکھ روپے کی ایسی جائیداد حکومت نے اپنے قبضہ میں لی۔

حکومت ہند نے شرنارتھیوں کو معاوضہ ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کی متروکہ جائداد کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزرائے بحالیات کی کانفرنس کے بعد سیکریٹریوں کی کانفرنس ہوگی۔ جس میں مسلمانوں کی جائیداد پر قبضہ کرنے کی تفصیلات طے کی جائیں گی۔ دونوں کانفرنسوں کی صدارت مسٹر جین کریں گے۔

خان ممدوٹ کو گورنری کی پیشکش

لاہور ۴ رجون۔ موثق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کو صوبہ سندھ کی گورنری کا عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ اور انہوں نے یہ پیشکش قبول کر لی ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب سرکاری اعلان کی توقع ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ خان ممدوٹ گورنر پنجاب میاں امین الدین کی ترکیہ کو روانگی پر ماہ رواں کے وسط تک اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔ (نوائے وقت)

بزم حسن بیان کے زیر اہتمام پکنک

لاہور ۵ جون۔ کل بروز جمعۃ المبارک بزم حسن بیان لاہور کے زیر اہتمام ایک شاندار پکنک مسلم ٹاؤن کے نزدیک کی گئی۔ جس میں تیس کے قریب ممبران نے شرکت کی۔ نہانے۔ نماز عید ادا